والدین کی اطاعت

تأليف الشيخ الدكتور: عبدالعزيز بن محمد السدحان

ترجمہ : ابوخالد جاوید احمد عبدالحق سعیدی

معالم في وجوب بر الوالدين

تأليف الشيخ الدكتور
عبدالعزيز بن محمد السدحان

الأردية

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بسلطانة
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد
سلطانة Sultanah
011 424 0077
195608010102007
/SultanahOffice
عطاء .. يتجدد
www.sultanah.org.sa

معالم في وجوب بر الوالدين

للشيخ الدكتور عبد العزيز بن محمد السدحان

والدین کی اطاعت

ترجمہ

ابوخالد جاوید احمد عبدالحق سعیدی

مراجعہ

محمد سلیم ساجد مدنی

عبدالکریم عبدالسلام مدنی

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بسلطانة ، ١٤٣٥هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

السدحان ؛ عبدالعزيز بن محمد

معالم في وجوب بر الوالدين / أردو / عبدالعزيز بن محمد السدحان ؛ جاويد أحمد سعيدي - الرياض ، ١٤٣٥هـ

٧٦ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك: ٠-٤٠-٨٧١-٩٩٦٠-٩٧٨

١- بر الوالدين أ- سعيدي ؛ جاويد أحمد (مترجم) ب- العنوان

ديوي ٢١٢،٥ ١٤٣٥/٥٢١٨

رقم الايداع: ١٤٣٥/٥٢١٨

ردمك: ٠-٤٠-٨٧١-٩٩٦٠-٩٧٨

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمُ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنۡ لَا نَبِيَّ بَعۡدَهُ

حمد وصلاۃ کے بعد!

میں نے شیخ عبدالعزیز بن محمد السد حان کی کتاب [معالم في بر الوالدين][اطاعت والدین کے سلسلے میں نقوشِ راہ] پڑھی - اللہ انہیں توفیق سے نوازے - چھوٹی سائز میں ہونے کے باوجود بھی یہ کتاب بہت سارے علوم ،توجیہات اور نصیحتوں پر مشتمل ہے ، یہ کتاب اطاعتِ والدین پر ابھارتی ہے اور اس کی صورتوں کو بیان کرتی ہے ،اسبابِ طاعت کو بیان کر کے اطاعت والدین کے فریضہ کی انجام دہی کو آسان بناتی ہے ،شیخ نے والدین کی نافرمانی کا اور اس شخص کی بھیانک سزا کا ذکر کیا ہے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے ، شیخ نے نافرمانی کی چند شکلوں کو ذکر کیا اور دنیا میں مشاہدہ کی جانے والی بھیانک سزاؤں کا تذکرہ کیا ہے ، لمحہ فکر یہ یہ ہے کہ پھر آخرت میں والدین کی نافرمانی کرنے والے کا انجام کیا ہوگا - ہم اللہ تعالی سے عافیت اور پناہ چاہتے ہیں.

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک بڑی کوشش اور نیک عمل ہے اور ایسے ناصحانہ

موضوع میں ہاتھ بٹانا ہے، جس کی ضرورت ہر چھوٹے بڑے اور مرد وعورت سب کو ہے لہٰذا تمام قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے، جس نے شیخ عبدالعزیز کو اس موضوع پر لکھنے کی توفیق دی، اور تمام قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے انہیں اس شکل میں طبع کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اور میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اللہ انہیں اقوال اور اعمال میں توفیق سے نوازے اور ان کی لغزشوں کو در گزر کرے اور اس کوشش کو اور اس کے علاوہ ان کی دیگر کاوشوں کو نفع بخش بنائے اور ملاقات کے روز اسے ان کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے.

اور اللہ تعالی کی رحمتیں اور برکتیں ہمارے نبی محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] اور ان کے تمام آل واصحاب پر نازل ہوں.

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.

عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد آل الشیخ

مفتی عام حکومت سعودی عرب وصدر شعبہ علمی تحقیقات وفتوی کمیٹی.

مقدمہ

تمام قسم کی تعریف اللہ تعالی کے لئے ہے، اور درود وسلام اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] اور آپ کے تمام آل واصحاب اور آپ کی اتباع کرنے والوں پر نازل ہوں.

اے اللہ! یوں تو کوئی چیز آسان نہیں، مگر جسے تو آسان بنادے [وہ آسان ہو ہی جاتی ہے] اور اگر تو چاہے تو مشکل کو بھی آسان بنادیتا ہے.

اے اللہ! ہم تیری پناہ طلب کرتے ہیں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو اور ایسے دل سے جو خشیت محسوس نہ کرے اور ایسی آنکھ سے جو آنسو نہ بہائے اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو.

اے اللہ! تو ہمیں حسن اخلاق کی رہنمائی فرما حسن اخلاق کی رہنمائی صرف تو ہی کرسکتا ہے اور ہم سے اخلاق کی برائی کو پھیر دے اور ہم سے اس کی برائی کو پھیرنے والا تو ہی ہے.

اے اللہ! تو ہمارے اعمال، زندگی، اولاد اور ہمارے تمام معاملات میں

برکت عطا فرما.

حمد وصلاۃ کے بعد!

حقوق والدین کے متعلق یہ چند نصیحتیں، توجیہات اور رہنمائیاں ہیں.

ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے زیبا ہے، جس کے فضل سے تمام نیک امور انجام پاتے ہیں.

عبدالعزیز السدحان

اطاعت والدین/نقوشِ راہ

جماعتِ اولاد!

اللہ تعالی نے لوگوں کو گروہ در گروہ اور قبیلہ در قبیلہ اس لئے بنایا ہے تا کہ وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں، اور لوگوں کو جوڑنے والے تعلقات کی بنیاد پر یہ معرفت و پہچان قوی اور کمزور ہوا کرتی ہے ،اور لوگوں کو جوڑنے والے تعلقات مختلف اور بہت سارے ہیں؛ اسلام تو ایک عام رابطہ ہے جب کہ کچھ تعلقات مخصوص قسم کے ہوا کرتے ہے جیسے رِحم[مادر] کے تعلقات اور سسرالی تعلقات اور ہمسایہ وصحبت نشینی کے تعلقات اور اس کے علاوہ دیگر تعلقات.

جماعتِ اولاد!

چونکہ تعلقات کی مضبوطی اور قربت کی بنا پر لوگوں کے حقوق اور رشتہ داریاں پروان پاتی ہیں اس لئے مذہب اسلام نے اس سلسلے میں کچھ احکام اور حقوق مرتب کئے ہیں، جن کا دار و مدار اس تعلق کی بنیاد اور اس کی نوعیت پر ہے.

اسلام نے ہمیشہ صلہ رحمی کا حکم دیا اور قطع تعلقی سے منع فرمایا ہے، جس طرح کہ ہمسائیگی کے تعلقات کو سنوارنے کے لئے کچھ حقوق ہیں کہ انسان ہمسایہ کی عزت کرے اور اسے رسوا نہ کرے اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اسے تکلیف نہ پہونچائے، اسی طرح ہمسایہ کو حق شفعہ وغیرہ حاصل ہے .

جماعت اولاد!

لوگوں کے بیچ پایا جانے والا ایک عظیم رابطہ، جسے اسلام نے مزید خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور دیگر اور روابط کے بجائے جس پر کافی زور دیا ہے ، بلکہ سخت ترین حالات میں اسے جوڑنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور ہلکے الفاظ کے ذریعہ بھی ان کے ساتھ تعرض کرنے سے ڈرایا ہے، یہ وہ رابطہ ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اس اصل کے ساتھ جمع کرتا ہے جس کو اللہ نے ہمارے وجود کا سبب بنایا ہے اور وہ رابطہ والدین کا رابطہ ہے یعنی اولاد کا رابطہ اپنے والدین کے ساتھ .

جماعتِ اولاد!

والدین کی عظمت بہت اعلیٰ ہے اوران دونوں کے حقوق بہت زیادہ ہیں.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماًوَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً﴾[الاسراء:۲۳،۲۴]

ترجمہ.اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا.اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام کے سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رہنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار!ان پر ویسا

ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں پرورش کی ہے.

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں [اور اسی اہمیت کے پیش نظر اس [اللہ] نے اپنی عبادت کو اطاعت والدین کے ساتھ ملایا لہٰذا اس نے فرمایا ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانا﴾ یعنی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، جس طرح کا اس کا فرمان دوسری آیت میں ہے ﴿أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ﴾ [لقمان:١٤]

ترجمہ: کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر [تم سب کو] میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے.

اور اللہ کے فرمان ﴿إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا فَلا تَقُلْ لَّهُمَا أُف﴾ میں [فَلا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ] کا مطلب ہے کہ تم ان دونوں کو نامناسب بات نہ سناؤ یہاں تک کہ اف بھی نہ کہو جو بری باتوں کا سب سے کم تر درجہ ہے اور [وَلا تَنْهَرْهُمَا] کا مطلب ہے کہ تمہاری طرف سے کوئی برا عمل ان کے حق میں سرزد نہ ہو جیسا کہ [وَلا تَنْهَرْهُمَا] کے

سلسلے میں عطا ابن ابی رباحؒ کا قول ہے کہ ان دونوں کے اوپر اپنا ہاتھ مت جھڑکو، اور اللہ تعالی نے برے قول وعمل سے انسان کو منع کرنے کے بعد اچھے قول وعمل کا حکم دیا، فرمایا[وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً] یعنی ادب تعظیم اور وقار کے ساتھ اچھی عمدہ اور نرم بات کہو اور [وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِ] کا مطلب ہے کہ اپنے عمل کے ذریعہ ان کے لئے انکساری ظاہر کرو ،اور [وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً] کا مطلب ہے کہ ان کے بڑھاپے اور وفات کے وقت ان کے لئے دعا کرو[امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی بات ختم ہوئی].

جماعت اولاد!

اللہ تعالی نے والدین کے مسئلہ کو بکثرت ذکر کیا ہے اور اپنے بچے کے اوپر بہت زیادہ احسان اور بھلائی کرنے کے تئیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو واجب قرار دیا ہے. اللہ تعالی نے فرمایا ﴿يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ

وَالْمَسَاكِيْنُ وَابْنَ السَّبِيْلِ﴾[البقرة:۲۱۵]

ترجمہ: آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے.

اور اللہ تعالی نے فرمایا؛

﴿وَاعْبُدُوْا اللّٰـهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً﴾[النساء:۳٦]

ترجمہ: اور اللہ تعالٰی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرو.

اور اللہ تعالی نے فرمایا؛

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانا﴾[الانعام:۱۵۱]

ترجمہ: آپ کہئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن [یعنی جن کی

مخالفت] کوتمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو.

اور اللہ تعالی نے فرمایا؛

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْکَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ﴾ [لقمان:۱۴]

ترجمہ: ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر [تم سب کو] میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے.

اور اللہ نے فرمایا؛

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْراً﴾ [الاحقاف:۱۵]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم

دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا اور اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے.

جماعتِ اولاد!

یقیناً والدین کی اہمیت تو یہ ہے کہ ان کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کرنا واجب ہے اگر چہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں ،لیکن معصیت کے امور میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی.

اللہ تعالی نے فرمایا؛

﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [العنکبوت :۸]

ترجمہ: ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ تم میرے ساتھ اسے شریک کرلو جس کا تم کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانو تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس

چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا.

اور اللہ نے فرمایا؛

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاثُوْنَ شَهْراً﴾[الاحقاف:۱۵]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا اور اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے.

اس کے علاوہ بہت ساری آیات ہیں، جو کھلے طور پر یا ضمنی طور پر والدین کے حق پر دلالت کرتی ہیں اور سنت نبوی کے اندر اطاعت والدین کے متعلق بہت ساری احادیث ہیں انہیں میں سے یہ حدیث ہے جسے عبداللہ بن مسعود [رضی اللہ عنہ] نے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] سے پوچھا؟ کہ اللہ کے نزدیک سب سپ پسندیدہ

عمل کون سا ہے؟ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] ے فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا. میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے جواب دیا کہ والدین کی اطاعت کرنا. میں نے کہا کہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا [بخاری و مسلم]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں میں میری حسن صحبت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تمہاری ماں، اس نے پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری ماں، اس نے پھر یہی سوال کیا اس پر بھی آپ نے یہی جواب دیا کہ تمہاری ماں، اس نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ تو آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ تمہارا باپ. [بخاری و مسلم]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ ناک خاک آلود ہو ناک خاک آلود ہو ناک خاک آلود ہو، اس شخص کی

جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو پایا اور [ان کی خدمت کر کے] جنت میں داخل نہ ہوسکا[مسلم].

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ [رَغِمَ أَنْفُ] ناک خاک آلود ہونے کا مطلب ہے کہ وہ ذلیل ہوا اور اس کی اصل ہے [لَصِقَ أَنْفُهُ بِالرُّغَامِ] یعنی ایسی مٹی جو ریت سے ملی ہوئی ہو، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ [رغم] ہر اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس سے ناک کو تکلیف پہونچے.

اس حدیث میں والدین کی اطاعت کرنے اور اس کے عظیم ثواب کو حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے، اور مطلب ہے کہ ان کی کمزوری اور بڑھاپے کے وقت ان کی خدمت کرو، اور خدمت کرنا یا ان کے اوپر خرچ کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے، جس نے اس [اطاعت] میں کمی برتی وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا اور اللہ اس کی ناک خاک آلود کرے گا. [امام نووی رحمہ اللہ کی بات ختم ہوئی].

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی

[صلی اللہ علیہ وسلم] کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ سے اجر چاہتا ہوں، آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین میں سے کوئی باحیات ہے؟ اس نے کہا کہ دونوں باحیات ہیں تو آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے پوچھا کہ کیا تو اللہ سے اجر چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں، تو آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کر
[بخاری و مسلم اور روایت کے الفاظ مسلم کے ہیں]

اور سنن ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کے پاس یہ عرض کیا کہ میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آپ سے ہجرت پر بیعت لینے کے لئے آیا ہوں تو آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ ان کے پاس لوٹ جاؤ اور ان دونوں کو ایسے ہی ہنساؤ جس طرح کہ تم نے ان دونوں کو رلایا ہے.

اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نبی [صلی اللہ علیہ

وسلم] کے پاس آیا اور اس نے آپ سے جہاد کی اجازت چاہی، تو آپ نے فرمایا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے کہا کہ ہاں، تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کی خدمت میں جہاد کرو.

جماعتِ اولاد! والدین کی اہمیت اور ان کے بلند مرتبہ کی وجہ سے انبیاء کرام لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے اور ان کی اطاعت کرنے والے تھے، اگر ان کے والدین مومن تھے، اور اگر وہ مومن نہ تھے تو ان کے ساتھ شفقت اور نرمی کا سلوک کرنے والے تھے ، اور اللہ تعالی نے ان چنیدہ اور برگزیدہ انبیاء کرام میں سے بعض کی سیرتیں ہمیں بتلائی ہیں اور یہ کہ کس طرح وہ اپنے والدین کے نیک سپوت تھے، نوح علیہ السلام اپنی دعا میں خاص طور سے اپنے والدین کے لئے مغفرت کی درخواست کر رہے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس قول میں فرمایا ﴿رَبِّ اغْـفِـرْ لِـي وَلِـوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [نوح:۲۸]

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہوکر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے.

اسی طرح اللہ نے حضرت عیسی بن مریم [علیہا السلام] کے حال سے آگاہ کیا کہ ان کا اپنی ماں کے ساتھ خدمت کرنے کا معاملہ کیسا تھا ﴿وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّاراً شَقِيًّا﴾ [مریم:۳۲]

ترجمہ: اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا.

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں [یعنی اس نے مجھے میری والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا اور اسے اپنے پروردگار کی اطاعت کے بعد ذکر کیا اس لئے کہ اللہ تعالی بکثرت اپنی عبادت اور والدین کی اطاعت کے معاملہ کو ایک ساتھ ذکر کرتا ہے [ابن کثیر رحمہ اللہ کی بات ختم ہوئی]

جس طرح عیسی علیہ السلام کا معاملہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک میں

تھا اسی طرح کا معاملہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک میں تھا ﴿وَبَرًّا بِوَالِدَيْهُ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّاراً عَصِيًّاً﴾ [مریم:۱۴]
ترجمہ: اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا وہ سرکش اور گنہ گار نہ تھا.

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں [جب اللہ نے اس بات کا ذکر کیا کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کرنے والے تھے اور رحم کرنے والے، پاکیزگی اختیار کرنے والے اور تقوی والے تھے، اپنی اطاعت کا ذکر کرکے اس کا عطف اس چیز پر کیا کہ وہ قول وفعل اور امر ونہی میں اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے اور ان کی نافرمانی سے بچنے والے تھے] ابن کثیر رحمہ اللہ کی بات ختم ہوئی.

جماعتِ اولاد!

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معاملہ اپنے والد کے تئیں جو تھا اور کس طرح انھوں نے اپنے والد کو دعوت [اسلام] دی اور کس طرح وہ ان سے لگاؤ

رکھتے تھے، یہ ایسی چیز تھی کہ جس میں ابراہیم حسن سلوک میں انتہا کو پہونچ چکے تھے اور رحمت و شفقت کے تیئں ہی انھوں نے اپنے والد کو اسلام کی طرف پھیرنا چاہا جب کہ ان کے والد کافر تھے ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقاً نَّبِيّاً إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيئاً يَاأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطاً سَوِيّاً يَاأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيّاً يَاأَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيّاً﴾ [مریم:۴۱ سے ۴۵ تک]

ترجمہ: اس کتاب میں ابراہیم [علیہ السلام] کا قصہ بیان کر، بیشک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہونچا سکیں میرے مہربان باپ! آپ دیکھئے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو

آپ کے پاس آیا ہی نہیں تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا میرے ابا جان آپ شیطان کی پرستش سے باز آجائیں شیطان تو رحم وکرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے ابا جان مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں.

قاضی ابوسعود رحمہ اللہ حضرت ابراہیم [علیہ السلام] کا اپنے والد کو خطاب کرنے سے متعلق فرماتے ہیں کہ [آپ علیہ السلام نے اپنی دعوت میں سب سے خوبصورت طریقہ اور سب سے سیدھا راستہ اپنایا، اور انتہائی ادب اور عمدہ اخلاق کے ذریعہ ان کے اوپر سب سے انوکھی حجت قائم کردی تاکہ غرور وگھمنڈ سے کنارہ کش رہیں، پھر انہوں نے اپنے والد کو اپنی پیروی کرنے کی دعوت دی تاکہ وہ انہیں واضح حق کی طرف بلاسکیں، کیونکہ آپ علم الٰہی ،درست فکر اور اپنی دعوت میں نرمی اور شفقت کا مرکز تھے جیسا کہ یہ بات گزرچکی ہے اور جیسا کہ اللہ نے فرمایا﴿يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ

الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ﴾ [مریم:۴۳]

آپ دیکھئے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں اور انہوں نے اپنے والد کو کھلی جہالت سے موسوم نہیں کیا جب کہ وہ انتہائی جہالت میں تھے، اور نہ ہی انہوں نے اپنے آپ کو اونچے علم والا کہا جب کہ آپ [در حقیقت] ایسے تھے، بلکہ اپنے آپ کو ان کے رفیق کی شکل میں ظاہر کیا...اور دوسری باتیں جو شیخ رحمہ اللہ نے کہیں].

اور ہمارے نبی محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کی جو کیفیت تھی تو وہ انتہائی تعجب خیز ہے؛ پس آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے اور وہ [چچا] آپ کے والد کے درجہ میں تھے پس آپ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ لگے رہتے تھے اور خوشکن الفاظ کے ذریعہ انہیں دعوت دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ بستر مرگ پر نرمی سے آپ انہیں دعوت دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے چچا آپ لا الہ الا اللہ کہہ [اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں] دیجئے اسی کلمہ کی بنا پر میں اللہ کے یہاں آپ کی

سفارش کروں گا، اور یہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کا اپنے چچا کے ساتھ انتہائی عظیم حسن سلوک تھا.

<u>جماعتِ اولاد!</u>

چونکہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے علماء نے اس سلسلہ میں بکثرت گفتگو کی ہے، آپ کے لئے فضائل، جوامع اورسلوک کے سلسلے میں لکھی گئی وہ کتابیں ہی کافی ہیں جن میں والدین کے متعلق خاص طور سے کتاب یاباب یا فضیلت وارد ہے، اوراس سلسلے میں تصنیف کرنے والوں میں سے امام ابن جوزی بھی ہیں اور ان کی کتاب[البر والصلة] میں یہ نص وارد ہے[حمد وصلاۃ کے بعد! میں نے اپنے دور کے کچھ نوجوانوں کو دیکھا کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، اور نہ ہی اسے دین کے لوازمات میں سے سمجھتے ہیں، والدین کے خلاف آوازیں بلند کرتے ہیں، گویا کہ ان کی اطاعت کو واجب نہیں سمجھتے ہیں اوراس صلہ رحمی کوتوڑ دیتے ہیں جس کے جوڑنے کا حکم

اللہ نے ذکر [قرآن] میں دیا ہے، اور قطع تعلق کرنے کو انتہائی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے، اور بسا اوقات ڈانٹ پھٹکار اور قطع تعلقی سے اس [ماں] کا سامنا کرتے ہیں. الخ

یہ باتیں بیان کرنے کے بعد انہوں نے کچھ آثار ونصوص ذکر کیئے پھر فرمایا[والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو جان لینا چاہئے کہ چاہے جس قدر ان کے ساتھ حسن سلوک کر لے وہ ان دونوں کا شکریہ نہیں ادا کرسکتا، زرعہ بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ماں بڑھاپے کو پہونچ چکی ہے اور وہ قضائے حاجت نہیں کر سکتی یہاں تک کہ میری پیٹھ اس کے لئے سواری ہوتی ہے [میں اس کو اپنی پیٹھ پر سوار کر کے قضائے حاجت کرانے لے جاتا ہوں] اور اس کی گندگی صاف کرتے وقت اپنا چہرہ پھیر لیتا ہوں، تو کیا میں نے اپنا حق ادا کر دیا ؟عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، اس نے کہا کہ کیا میں نے اپنی پیٹھ پر اسے سوار نہیں کیا اور اس پر اپنے آپ پر صبر نہیں کیا؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا وہ تمہارے ساتھ ایسا کرتی تھی اور تمہاری زندگی چاہتی تھی، جب کہ تم اس کے ساتھ ایسا کرتے ہو تو تم اس کی موت اور جدائی چاہتے ہو.

ایک اور شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی ماں کو اپنی پیٹھ پر سوار کر کے خراسان سے لایا اور اسے لادے لادے مناسک حج ادا کیا، آپ کا کیا خیال ہے کیا میں نے ان کا حق ادا کر دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، ان کے احسانات میں سے ایک بھی احسان کا بدلہ نہیں...

پھر اس کے بعد مؤلف فرماتے ہیں کہ [غیر ممنوع چیزوں میں ان کے حکموں کی اطاعت کر کے، نفلی امور میں ان کے حکموں کو مقدم کر کے، اور ان کی منع کردہ چیزوں سے باز رہ کر، اور ان کے اوپر خرچ کر کے، اور ان کی ضرورتوں کو پورا کر کے اور ان کی بکثرت خدمت کر کے، اور ادب واحترام کر کے ان کے ساتھ حسن سلوک ہوگا، پس بیٹا اپنی آواز بلند نہ کرے، اور نہ ہی ان کو تیکھی نظر سے دیکھے، اور ان کا نام لے کر نہ پکارے اور ان کے پیچھے چلے اور ان کی طرف سے صادر ہونے والی ناگوار چیزوں پر صبر سے کام لے

][شیخ رحمہ اللہ کی بات ختم ہوئی]

اے اللہ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی توفیق دے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ، اے اللہ! تو ہمیں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، اے اللہ! ان کے سینوں کو کشادہ کر دے اور ان کے معاملات کو آسان بنا دے، اور تو ہمیں اور انہیں اس حالت میں وفات دے کہ تو ان سے راضی ہو.

جماعتِ اولاد!

پچھلے صفحات میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے سلسلے میں جو باتیں گزریں، وہ بہت ساری باتوں کا ایک حصہ تھیں، بہت سے شرعی نصوص والدین کے مقام اور ان دونوں کے درجات کی بلندی کو ثابت کرتی ہیں، بہر حال والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ایک عظیم قربت ہے، جس کے لئے کوشش کرنے والے سبقت کرتے ہیں، اور انبیاء کرام ان سبقت لے جانے والے لوگوں میں سرفہرست ہیں [اللہ کی رحمتیں ان کے اوپر نازل

ہوں].

اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض انبیاء کا تذکرہ کیا ہے کہ ان کا اپنے والدین کے ساتھ عظیم حسن سلوک، ان کے ساتھ شفقت اور ان کی کارکردگی ان کے والدین کی ساتھ کیسی تھی ؟ اطاعت والدین ہر کامیابی کی کنجی ہے، اور ہر برائی کا خاتم ہے، ان کی اطاعت میں اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے، مزید یہ اس کی نسل کے تئیں ایک قرضہ ہے جو اس کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے، پس وہ اپنے حسن سلوک کے نتائج دیکھتا ہے کہ اس کی اولاد میں کامل طور پر موجود ہیں، اور اس کی آنکھ کو ٹھنڈک ملتی ہے اور اس کا دل کشادہ ہو جاتا ہے اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے اثر کو نہ بڑھتا دیکھ کر حسرت کرتا ہے اور اپنے تئیں اپنے اولاد کے رویہ کو دیکھ کر افسوس کرتا ہے.

جماعتِ اولاد!

اپنی کمر کس لو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں جلدی کرو، پس

اپنے کان کوان کی باتوں کو سننے کے لئے حاضر رکھواوران کے لئے اپنے پہلو کو جھکا کرر کھواور یہ دعا کرو کہ اے رب ان دونوں کے اوپر ویسے ہی رحم کر جس طرح انہوں نے بچپن میں میرے اوپر رحم کیا تھا.

اور یاد رکھو اللہ تمہاری حفاظت فرمائے! جو کچھ تم نے ان کے لئے کیا ہے اور جو کچھ کرر ہے ہوان کے ذریعہ تم ان کا حق ادانہیں کر سکتے اور تم ان کے اس قرض کو کیسے پورا کر سکتے ہو جو تمہاے اوپر ہے جب کہ وہ تمہاری خاطر دعا کر کے اور تمہارے اوپر خوف محسوس کر کے اور تم سے محبت کر کے اپنے قرض کو مزید بڑھار ہے ہیں .

جماعتِ اولاد!

والدین کا مسئلہ بہت اہم ہے اور کیوں کر اہم نہ ہوگا جب کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی خاطر اپنے آرام کو تج دیا، اس کے بیمار ہونے سے وہ بھی بیمار پڑ جاتے ہیں ، اور اس کے رنجیدہ ہونے سے وہ بھی رنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں ، بلکہ وہ اپنی پلکیں تک نہیں جھپکتے ، یہاں تک کہ ان کے ننھے کی آنکھیں لگ

جائیں اور وہ پورے طور پر سونے کے لئے تیار ہو جائے، تمہارے لئے ان کی وہی مشقتیں کافی ہیں جو انہوں نے برداشت کیں اور اپنی بیماریوں کو بھلا دیا اور اپنی سعادت کی چیزوں کو تیری خاطر چھوڑ دیا، یہ سب کیوں کر؟ اپنے بچے کو آرام اور مسرت پہونچانے کے لئے.

شاعر کہتا ہے؛

لأمک حق علیک لو علمت کثیر کثیرک یا هذا لدیه یسیر

فکم لیلة باتت بثقلک تشتکی لها من جواها أنة و زفیر

وفی الوضع لو تدری علیهما مشقة فمن غصص منها الفؤاد یطیر

و کم غسلت عنک الأذی بیمینها وما حجرها إلا لدیک سریر

و تفدیک مما تشتکیه بنفسها و من ثدیها شرب لدیک نمیر

و کم مرة جاعت و أعطتک قوتها حنانا و إشفاقا و أنت صغیر

ترجمہ: تمہاری ماں کے تمہارے اوپر بہت سارے حقوق ہیں، اے کاش! تم جان جاتے اور تمہارا اس کی بہت زیادہ خدمت کرنا اس کی خدمت کے مقابلے میں بہت کم ہے، کتنی ہی راتیں تیرے بوجھ کو لے کر مشقت کے

ساتھ کاٹیں اور اندر سے اس کے تکلیف محسوس کرنے اور کراہنے کی آواز آ رہی تھی ،اور اے کاش زچگی کے وقت کی اس کی مشقت کو جان لیتے کہ اس کی [تکلیفوں] تنگیوں کی وجہ سے دل اڑا جارہا تھا،اور کتنی مرتبہ اس نے تیری گندگی [پیشاب و پاخانہ] کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا اور اس کی گود تمہارے لئے ایک بستر تھی ،اور وہ اپنی طرف سے تمہاری شکایتوں کو دور کرتی ہے اور اس کے سینہ میں تمہارے لئے نتھرا ہوا مشروب ہے، کتنی مرتبہ تمہارے بچپن میں بھوکا رہنے کے باوجود بھی تمہارے اوپر شفقت اور مہربانی کرتے ہوئے اس نے تمہیں توانائی [دودھ) بخشی.

اور ایک دوسرا شاعر والدین (ماں اور باپ دونوں) کے متعلق کہتا ہے؛

إن كان دينهما أظلك طالما　　منحاك محض الود من نفسيهما

ما هن إلا أبصرا بك علة　　جزعا لما تشكو و شق عليهما

ما هن إذا سمعا أنينك أسبلا　　دمعيهما أسفا وشق عليهما

و تمنيا لو صار حالك راحة　　بجميع ما يحويه ملك يديهما

طوباك لو قدمت فعلا صالحا　　وقضيت بعض الحق عن حقيهما

ترجمہ: ان دونوں کا قرض تمہارے اوپر زندگی بھراس لئے ہے کیونکہ ان دونوں نے اپنی طرف سے تجھے محبت عطا کی ،ایسا اس لئے کہ انہوں نے تیرے متعلق وہ وجہ دیکھی کہ تم تکلیف سے پریشان ہورہے تھےاور یہ تکلیف ان کے اوپر گراں گزری ،ان دونوں نے جب تیرے رونے اور کراہنے کی آواز سنی تو افسوس کے ساتھ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور یہ چیز ان کے لئے دشوار کن تھی ،اور انہوں نے تمنا کی کہ کاش ان کی ساری کوششوں کی وجہ سے تجھے راحت مل جاتی.

تمہارے لئے خوش خبری ہو اگر تم ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہو اور ان کے کسی حق کو پورا کرنے میں لگے رہتے ہو.

جماعتِ اولاد!

اطاعت والدین کی عظمت اور ان کے بلندی درجات پر بہت سارے نصوص اور آثار دلالت کرتے ہیں ،اس کے باوجود بھی کچھ لوگوں کے دلوں میں شیطان نے پرستش کا راستہ بنالیا، والدین کے مسئلہ اور ان کے بچوں

کے رویہ پر تعجب ہے، اس ماں کے سلوک پر تعجب ہے جس کا پیٹ اپنے بچہ کے لئے حفاظت کی جگہ اور جس کی چھاتی اس کے لئے سیرابی تھی، اس کے بیمار رہنے سے وہ بیمار ہو جاتی تھی اور اس کے خوش ہونے سے وہ خوش ہوتی تھی، اور اس باپ کے سلوک پر تعجب ہے جو رزق اور مسکن کی تلاش میں دن اور رات جانفشانی کیا کرتا تھا، جب کسی ضرورت پر اس کے بچے روتے تھے تو اسے چین نہیں رہتا تھا اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی بساط بھر کوششیں صرف کئے بغیر اسے کسی لمحہ سکون نہیں آتا تھا.

ہائے تعجب! والدین کا معاملہ ان کی رحمت وشفقت میں کتنا تعجب خیز ہے، گویا کہ وہ اپنی اولاد کے لئے سایہ کے مانند ہیں، اس کے حرکت کرنے پر وہ بھی حرکت کرتے ہیں اور اس کے خاموش رہنے پر وہ بھی چپ رہتے ہیں.

اور ان سب سے زیادہ تعجب تو اس بات پر ہے، بلکہ انتہائی تعجب تو اس بات پر ہے کہ ان کے حسن سلوک کا انکار کیا جائے اور ان کے حسن سلوک اور ان کے معاملہ کی ناشکری کی جائے جو انتہائی معیوب اور قبیح شئے ہے.

جماعتِ اولاد!

لوگوں نے قولی اور عملی نافرمانی کے کتنے ایسے اسباب سنے ہیں اور ان کا مشاہدہ کیا ہے جن کو سن کر پیشانیاں تر ہو جاتی ہیں اور دل پاش پاش ہو جاتا ہے.

ماں ذلیل ہو رہی ہے اور باپ کی پٹائی ہو رہی ہے، اور ایک دوسرے باپ کو کمزوروں اور عمر درازوں کے گھروں میں ڈال دیا جاتا ہے، ہم دنیا اور آخرت کی ذلت ورسوائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، اے اللہ! تو ہمیں اپنے نفسوں کی برائی اور شیطان کی برائی سے بچالے، اے اللہ! تو ہمیں اپنی نعمت کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک اعمال کریں جن سے تو خوش ہو اور ہماری ذریت کی اصلاح فرما.

اے اللہ! تو ہمیں اپنے والدین کا اطاعت گزار بنا اور اللہ تو ہمیں ان کے اوپر خوشیاں بکھیرنے اور ان کے دلوں کی کشادگی کا سبب بنا.

اے وہ شخص! جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی ہے اور انہیں کڑواپن کا

مزہ چکھایا ہے، کیا تو اپنے متعلق اللہ سے نہیں ڈرتا ہے؟

تم کیا سوچتے ہو اگر کوئی شخص تمہارے اوپر احسان کرے، جب کہ بسا اوقات تمہیں اس کے احسان کی ضرورت نہ ہو تو کیا تم یہ نہیں سمجھو گے کہ اس نے تمہارے اوپر ایسا احسان کر دیا ہے جسے تم یاد کرو گے اور اس کا شکر ادا کرو گے اور اس کے اس احسان کا بدلہ چکانے کی کوشش کرو گے؟

اس وقت تم کیا کرو گے جب تمہیں اس کے احسان کی ضرورت ہو اور اس نے بخوشی تمہارے اوپر احسان کیا ہو اس نے تمہاری مدد کر کے اور تمہارے اوپر اپنا احسان کر کے تمہیں اپنا قیدی نہیں بنالیا اور جب کہ وہی اکیلا احسان کرنے والا ہو؟ اور کبھی کبھی وہ اپنے اندرونِ خانہ سے تمہاری مدد نہیں چاہتا ہے لیکن تمہیں اس کے احسان کا شکریہ ادا کرنے اور اس کے احسان کا اعتراف کیئے بغیر کوئی چارہ نہیں.

والدین کے نافرمان!

تیرے اوپر تعجب ہے! احسان کرنے والے کے ایک احسان کا شکریہ تو تم صبح

وشام کرتے ہو اور تمہارے والدین کی طرف سے پہاڑوں کے مانند جو احسان ہے ان کی ناشکری کرتے ہو اور ان کے فضل سے منہ موڑتے ہو.

جماعتِ اولاد!

جن الفاظ کو سن کر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے اور قباحت ہوتی ہے، انہیں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص ان نافرمانوں کو دیکھے یا ان کے بارے میں سنے یا پڑھے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتے اور انہیں جھڑکتے رہتے ہیں اور یہ شناعت وقباحت اس وقت دوچند ہو جاتی ہے جب ان نافرمانوں کا تعلق نمازیوں اور اہل جمعہ اور جماعت سے ہو.

اے نمازی، کیا اپنے والدین کے متعلق تمہیں اللہ سے ڈر نہیں ہے؟ کیا ان کے معاملے کے بارے میں نہیں سوچتے؟ کیا تمہاری نماز ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے سے نہیں روکتی؟ ان دونوں کے سر کے بال بڑھاپے اور اس غم کی وجہ سے سفید ہو چکے جب انہوں نے اپنے احسان کی ناشکری اور اپنے حق کی نافرمانی دیکھی، وہ دونوں آپس میں اپنی قسمت پر روتے ہیں اور ایک

دوسرے کو تسلی دیتے ہیں، اور حنظل کے کڑوے دار مزہ سے زیادہ کڑواہٹ چکھتے ہیں.

اے والدین! اللہ آپ دونوں کو بہتر تسلی دے اور آپ سب کی مصیبتوں میں آپ کے اجر کو بڑھائے، اور اے نافرمان تو نرمی برت اور زیادتی سے کام نہ لے.

اور یہ ایام لوگوں کے درمیان ڈول [برابر کی چوٹ] ہیں بتو مسکین ہے بلکہ تو دھوکے میں ہے، اپنی آنکھ بھر سوتا ہے اور تیرے کمزور والدین نافرمانی کے گھونٹ پی رہے ہیں، ہم دنیوی ذلت اور اخروی عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، اے اللہ تو ہمیں خواہش نفس اور شیطان کی برائی سے بچالے، اے اللہ تو ہمیں بھلائی پر استقامت اور کام کے اندر کامیابی عطا فرما

.

والدین کی نافرمانی

جماعتِ اولاد! والدین کی نافرمانی کئی طرح سے ہوا کرتی ہے میں صرف سات اقسام کا تذکرہ یہاں کررہا ہوں؛

[ا] جب کوئی شخص اپنی شریکِ حیات کو اپنے والدین پر فوقیت دیتا ہے، اس کی اطاعت کو مقدم کرتا ہے، اور ان [والدین] کو آرام دینے کے بجائے اس کے آرام کو ترجیح دیتا ہے' بلکہ بسا اوقات اپنی بیوی کو خوش کرنے کے چکر میں ان [والدین] کو ناراض کر بیٹھتا ہے، اور معاملہ کی سنگینی اس وقت رنگ پکڑ لیتی ہے، جب اس کی یہ بیوی خباثت نفس کی مالکہ ہو اور اپنے شوہر کے خلاف شیطان کی مدد چاہتی ہو.

اور کتنے ہی لوگوں نے بدخصلت بیوی کے بارے میں بیان کیا کہ اس کی وجہ سے آدمی اور ان کے والدین کے درمیان یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے درمیان جدائی پڑ گئی، ایک شخص اپنی بیوی کو لے کر نکلتا ہے اور بغیر کسی قسم کی اکتاہٹ اور تنگی کے مختلف سرزمینوں میں گشت کرتا اور کئی ایک صحراؤں کا

چکر کاٹتا ہے بلکہ فرحت وخوشی کی لذت لیتے ہوئے اسے[والد] کو دھوکہ دیتا ہے،اس دوران اگراس کے والدین یاان میں سے کوئی ایک ان دونوں کے ساتھ سفر کا مطالبہ محض اپنی ضرورتوں کو پوری کرنے کے لئے یاان سے آرام حاصل کرنے کے لئے کہے،تو یوں ہی ان کی مراد لوٹا دیتا ہے اوراپنا عذر واعتذار پیش کرنے لگتا ہے،اورمعاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت اور تلخ اس وقت ہوجاتا ہے جب یہ ان کو اپنے ساتھ لے جانے میں قلبی ناگواری اور بوجھ محسوس کرے ،جب کہ اس کے حق میں بہتر یہ تھا کہ وہ اپنی بیوی کے پہلو پر اپنے والدین کے پہلو کو ترجیح دیتا ،اوران کے اوپر اپنی بیوی کو ناراض کئے بغیر خوشیوں کی برسات برساتا،والدین سے قریب ہونا تقرب ہے اوران سے دوری اختیار کرنا ناراضگی ہے،تمام اطاعتوں میں اطاعت والدین حصول برکت کا ایک عظیم ذریعہ ہے،خواہ مالی اطاعت ہو یا بدنی یا جسمانی،کتنے ہی گھر محض اہل خانہ کا اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے درست ہو گئے اوران میں برکتیں ہوئیں،اورنافرمانی کرنے

کے نتیجے میں کتنے ہی متحد گھر متفرق ہو گئے اور بکھر گئے.

اے اللہ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں اپنے والدین کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ہماری اور ہماری زندگیوں اور ہماری اولاد کے اندر برکت عطا فرما، اے اللہ تو ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا، اے اللہ تو ہمارے سینوں کو کھول دے اور ہمارے معاملات کو آسان کر دے .

<u>جماعتِ اولاد!</u>

[۲] والدین یا ان میں سے کسی ایک سے ملاقات کے وقت ترش روئی ظاہر کرے، اپنی بیوی سے ملاقات کے وقت فوراہی بشاشت اور خوش روئی ظاہر کرے، اور اسے ظاہر کرنے میں اپنے اہل خانہ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرے، جب کہ یہی تازگی [بشاشت] والدین یا ان میں سے کسی سے ملاقات کرنے کے وقت مفقود ہو .

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [اگر تم اپنے بھائی سے مسکراتے چہرہ کے ساتھ ملو تو یہ بھی نیکی [صدقہ] ہے.

اور آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے مزید فرمایا [تمہارا اپنے بھائی کے چہرہ پر مسکراہٹ بکھیرنا صدقہ ہے] اب اگر عام مسلمانوں کے ساتھ ملاقات کے وقت مسکرانا صدقہ ہے تو والدین کے ساتھ مسکرانا صدقہ، حسن سلوک اور قربت ہے.

اور خلافِ عقل بات تو یہ ہے کہ اوروں سے ملاقات کرتے وقت بشاشت

ظاہر کرنے میں تصنع اور بناوٹ اختیار کرے اور والدین سے ملاقات کے وقت یہی بشاشت ظاہر کرنے میں بوجھ پن محسوس کرے، جب کہ اس کے لئے بہتر یہ تھا کہ ان [والدین] کے اوپر کسی بھی طریقے سے بشاشت بکھیرنے میں اپنے آپ کو قادر بناتا، اور شاید کہ یہی بشاشت و تازگی والدین کے دلوں میں گہرا اثر چھوڑ دے.

جماعت اولاد!

[۳] ان دونوں [والدین] کے اوپر آواز بلند کی جائے اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر ان کی باتوں کو کاٹ دیا جائے اور ان کے برخلاف اپنی رائے کو مانا جائے، اور یہ ایک طرح کی ذلت ورسوائی ہے ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، کیونکہ یہ آدمی کی مروت کے خلاف ہے کہ وہ اپنے ہم جلیس کے ساتھ آواز بلند کرے چہ جائیکہ وہ اس کی گفتگو پوری ہونے سے پہلے اس کی گفتگو کو کاٹے .

آواز اونچی کرنا اور بات کاٹنا ایسی عادت ہے کہ عقلمند حضرات جس کی مذمت کرتے ہیں اور ایسا کرنے والے کو معیوب سمجھتے ہیں، تو بھلا کیسے یہ چیز معیوب نہ ہوگی جب یہ والدین کے ساتھ ہو، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ معاملہ بہت ہی قبیح اور برا ہے، بلکہ ایسا کرنے والے کے گناہوں میں اضافہ ہوتا ہے .

جماعتِ اولاد!

[۴] والدین کی طرف غصہ اور تیکھی نظروں سے دیکھنا، یہ کیفیت اس کے دل میں موجود سخت قسم کے غصہ کی ترجمانی کرتی ہے، ایسے شخص کے اوپر تعجب ہے کہ کیا اس کے دل سے رحم نکل چکا ہے؟!

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں[اس نے اپنے والدین کی طرف تیکھی نظریں ڈال کر ان کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا)

بلکہ ایک دوسرے نے کہا[بیٹے کے لئے مناسب نہیں کہ جب اس کا باپ اس کی پٹائی کرے تو اپنا دفاع کرے]

بہت ہی تعجب ہے ایسے شخص پر جس نے اپنے چہرہ سے حیاء کی چادر اتار پھینکی اور والدین کے حق کو ایک گوشہ میں ڈال دیا اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ایک دوسرا کام کیا جو کہ اس کے مقابلہ میں بھی گھٹیا ہے، پس اس نے سخت کلامی کی اور تیوری چڑھالی.

جماعتِ اولاد!

[۵] ان کی ضرورتیں پوری کرنے میں تاخیر برتی جائے اوراس سلسلے میں عیب کی بات یہ ہے کہ والد یا والدہ اپنے بیٹے سے اپنی اس ضرورت کے بارے میں پوچھتے رہیں اور وہ حیلہ و بہانہ کرتا رہے،اور انہیں پورا کرنے میں ٹال مٹول کرتا رہے، اسی طرح یکے بعد دیگرے حیلے اور بہانے یہاں تک کہ وہ اس سلسلے میں پوچھنے سے اکتانے لگ جائیں ، بلکہ بعض نافرمان اپنے والدین کی ضرورتوں کی تکمیل کا کوئی اہتمام ہی نہیں کرتے ، بلکہ اسے اس کا مکلّف بنادینے کو گراں سمجھتے ہیں، خاص طور پر ایسا اس وقت ہوتا ہے جب والدین کے کئے ایک بیٹے ہوں ،ان میں سے ایک بیٹا محض اس وجہ سے اپنے والدین کے حکم دینے کی وجہ سے تنگی محسوس کرتا ہے کہ دوسرے بھائیوں کو اس کا حکم نہیں دیا ، بلکہ بسا اوقات کھل کر اپنے والدین سے کہہ بیٹھتا ہے کہ میرے فلاں بھائی کو اس کا مکلّف کیوں نہیں بنایا ؟اور میرے بجائے میرا فلاں بھائی کیوں نہیں جاتا ؟ان کو چھوڑ کر کیوں میں ہی

آؤں اور جاؤں؟ اس کے علاوہ اور دیگر اعتراضات جو والدین کے ساتھ مروت کے خلاف ہیں، اور وہ ایسا کر کے اپنے آپ کو بہت ساری بھلائیوں سے محروم کر لیتا ہے بلکہ اپنے اوپر ایک بڑا گناہ لا دتا ہے اور جب کہ اس کے لئے مناسب یہ تھا کہ اپنے والدین کے اسے مکلّف بنا دینے کی وجہ سے وہ خوش ہوتا، بلکہ اپنا جان ومال اور اپنا وقت ان کی خدمت اور ان کے معاملات کی دیکھ بھال کے اندر صرف کر دیتا تو یہ بہتر ہوتا اور بہت بڑے اجر کا باعث ہوتا.

جماعتِ اولاد!

[٦] کہ ان کے والدین میں سے کوئی اسے پکارے یا اسے فون کرے اور وہ جان بوجھ کر اس کا جواب نہ دے جب کہ عام لوگوں کے بلانے پر ایسا کرنا ایک قبیح اور لائق مذمت عمل ہے چہ جائیکہ اس کے والدین اسے پکاریں، ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں.

بلکہ بعض فقہاء نے تو یہاں تک بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص نفلی نماز پڑھ رہا ہو اور اسی حالت میں اس کے والدین میں سے کوئی اسے پکار دے تو والدین کی اہمیت کی عظمت کی بنا پر ان کی پکار کا جواب دے گا.

اس کی دلیل صحیح مسلم کی وہ حدیث ہے جس میں جریج کا قصہ بیان ہوا ہے .

یہ قول گرچہ بعض اہل علم کے یہاں مرجوح ہے کیونکہ حالت نماز میں بات چیت کرنا منع ہے پھر بھی اس سے والدین کا اپنے بیٹے کے پکارنے کی عظمت ظاہر ہوتی ہے.

جماعتِ اولاد!

[۷] بیٹا اپنے والدین کو برا بھلا کہے، بایں طور کہ وہ کسی دوسرے شخص کے والدین کو گالی دے، اور پھر جس کو گالی دی ہے وہ پلٹ کر گالی دینے والے کے والدین کو گالی دے، اور یہ گناہ کبیرہ ہے .

تو یہ بھی ایک قسم کی نافرمانی ہے کیونکہ گالی دینے والا لڑکا ہی اس چیز کا سبب بنتا ہے کہ اس کے والدین کو گالی دی جائے اور انہیں برا بھلا کہا جائے، جیسا کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا [کہ کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت ملامت کرے' پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول کیسے کوئی شخص اپنے والدین کو برا بھلا کہتا ہے؟ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے اور دوسرا اس کے جواب میں اس کے باپ اور ماں کو گالی دے] [اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے].

جماعتِ اولاد!

نافرمانی کی صورتوں کو ذکر کرنے اور ان کی تعداد کو بیان کرنے میں بات طویل ہو جائے گی، اس کی صورتیں بہت ہیں کبھی تو نافرمانی قول کے ذریعہ ہوتی ہے اور کبھی عمل کے ذریعہ اور کبھی قول اور عمل دونوں کے ذریعہ ہوتی ہے بہر حال اس نافرمانی کی جامع صورت یہ ہے کہ جو بھی چیز اللہ کی نافرمانی میں والدین کے رنج اور غم کا سبب بنے وہی نافرمانی ہے، اور نافرمانی کرنے والے کا گناہ اس کا اپنے والدین کو تکلیف واذیت پہونچانے کے حساب سے ہوتا ہے.

والدین کی نافرمانی کی تباہ کاریاں

جماعتِ اولاد!

نافرمانی کے جرم کے بھیانک ہونے کی بناپر بہت سارے نصوص اس سلسلے میں وارد ہیں جواس کے انجام سے ہمیں باخبر کرتے ہیں، انہیں میں سے مغیرہ بن شعبہ کی یہ روایت ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا [کہ اللہ تعالی نے تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانیوں کو حرام قرار دیا ہے][بخاری]

ابوبکرہ سے روایت ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے تین مرتبہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتلادوں؟ ہم نے کہا ضرور اے اللہ کے رسول! [صلی اللہ علیہ وسلم] آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا اللہ کی ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا) (بخاری ومسلم].

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا [کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالی ان کی

طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا؛ اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور شراب پینے والا ، اور احسان جتلانے والا ....الحدیث]اس حدیث کو نسائی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور منذری نے اس کی سند کو درست قرار دیا ہے.

جماعتِ اولاد!

نافرمانی کی سزا دنیا ہی میں مل جاتی ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے[کہ قطع رحمی اور ظلم وزیادتی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ آخرت کی سزا کے علاوہ دنیا میں بھی سزا دیتا ہے][امام احمد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے].

جب معاملہ اس طرح ہے تو لوگوں نے اس کے مصداق مشاہدہ بھی کیا ہے ، بلکہ نافرمانوں کو یہ اعتراف ہوتا ہے کہ اس کے اوپر جو مصیبت آئی ہوئی ہے وہ اس کے والدین یا ان میں سے کسی ایک کے حق کو نہ پورا کرنے کی وجہ سے ہے.

ایک بیٹا اپنے باپ کو دھتکارتا ہے تو دوسرا اپنے باپ کو مارتا ہے اور تیسرا اپنے باپ کو بات یا عمل کے ذریعہ ڈانٹتا ہے اپنی ماں کے ساتھ سخت کلامی کرتا ہے اور عمل کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے اور تمہارا پروردگار کسی کے اوپر ظلم نہیں کرتا ہے.

نافرمان کی سزا سے متعلق ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب [کتاب القبور] میں عجیب بات ذکر کی ہے اور اسے ابن القیم نے [کتاب الروح] کے اندر نقل کیا ہے.

ابوزرعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارا گزر ایک چشمے کے پاس سے ہوا جو ہمارے اور بصرہ کے درمیان تھا تو ہم نے ایک گدھے کی آواز سنی تو ہم نے پوچھا یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے بتلایا یہ شخص ہمارے درمیان [زندہ] تھا جب اس کی ماں اس سے کوئی بات کہتی تو یہ اس سے کہتا کہ گدھے کی طرح چیخ 'اس کے مرنے کے بعد ہر رات اس کی قبر سے گدھے کی جیسی آواز سنی جاتی ہے]

امام منذری نے [الترغیب والترہیب] میں اس خبر کو ملتے جلتے الفاظ میں ذکر کیا ہے پھر کہا کہ اصبہانی وغیرہ نے اسے بیان کیا ہے.

اصبہانی نے فرمایا؛ اس چیز کو ابو العباس الاصم نے نیسا پور میں حفاظ کی ایک جماعت کو املا کرایا تو کسی نے اس بات کا انکار نہیں کیا.

ہم ذلت ورسوائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں!

جماعتِ اولاد!

والدین کی اہمیت اوران کی نافرمانی کرنے کے نتیجہ کے متعلق کچھ باتیں گزر چکی ہیں اور اسی طرح نافرمانی کرنے والے کا جرم بہت برا ہے اور دیر [آخرت] کے بجائے سویرے [دنیا کے اندر] ہی اسے سزا مل سکتی ہے، اور اس سلسلہ میں قرآن اور حدیث کی ادر بہت سارے نصوص وارد ہیں، جو والدین کی اطاعت کرنے کا حکم دیتے ہیں اوران کے تئیں کمی برتنے سے منع کرتے ہیں، اور اس کے بالمقابل - جیسا کہ یہ بات بیان ہو چکی - درجہ اطاعتِ والدین کی فضیلت کے متعلق بہت سے نصوص آئے ہوئے ہیں اور

مختلف قسم کے یہ بہت سارے دلائل نافرمانی کی سزا سے ڈراتے اور صلہ رحمی اور اطاعت کرنے اور والدین کے رتبہ کی بلندی کو واضح کرتے ہیں، اور یہ دلائل والدین کے مسئلہ کی اہمیت پر واضح طور سے دلالت کرتے ہیں، اور ایسا معاملہ کیوں کر نہیں ہوگا جب کہ اللہ کے انبیاء اور رسولوں، اصلاح کرنے والوں اور نیکوکاروں نے والدین کی اطاعت کو انجام دینے میں پہل سے کام لیا ہے.

جماعتِ اولاد!

اطاعت والدین کے مظاہر بہت زیادہ ہیں اور وہ سارے اس چیز میں سمو دئے ہیں کہ ان کی اطاعت اللہ کی نافرمانی کے علاوہ میں کی جائے.

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں[اطاعت یہ ہے کہ تم ان کے تمام امور میں ان کی اطاعت کرو جب تک کہ یہ اطاعت اللہ کی نافرمانی کے زمرہ میں نہ آجائے]حسن بصری کی بات ختم ہوئی.

اطاعت والدین کی صورتیں [اطاعت والدین کئی ایک طرح سے ہوسکتی ہے]

اطاعت والدین کی بہت ساری صورتیں ہیں ،اطاعت والدین کی پہلی صورت یہ ہے[ا] ان دونوں کی خاطر[پہلو] بازوکو پست رکھا جائے.

[۲] ان کے سرکا بوسہ دیا جائے.

[۳] ان کے لئے دعا کی جائے.

[۴] ان کا ذکر خیر کیا جائے.

[۵] ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں جلد بازی سے کام لیا جائے.

اور والدین کی وفات کی بعد ان کی اطاعت کرنے کی مختلف شکلیں ہیں، ان کے حق میں دعائیں کرنا ،ان کے قرض کی ادائیگی کرنا ،اور ان لوگوں کے ساتھ تعلق قائم کرنا جن کے ساتھ وہ تعلق قائم کرنے کو پسند کرتے تھے.

جماعتِ اولاد! چار حالتوں میں حسن سلوک میں اضافہ ہونا چاہئے

[۱] شادی کے وقت حسن سلوک بڑھ جانا چاہئے کیونکہ بیٹے اور بیٹی کی شادی ہوجانے پر گھر سے نکل جانے کی وجہ سے والدین کے گھر میں خلاء پیدا ہوجاتا ہے اور ان کے دلوں میں قلبی رنج پیدا ہوجاتا ہے، لہٰذا اے بیٹو اور بیٹیاں! تمہارے لئے ضروری ہے کہ والدین کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرو اور بکثرت ان کے ساتھ تعلق قائم کرو اور ان کی زیارت کرو اور ان سے قطع تعلق مت کرو.

[۲] والدین میں سے کسی ایک کے سفر کرنے کی وجہ سے دوسرے کے ساتھ حسن سلوک میں اضافہ ہونا چاہئے سبت اس کے کہ جب دونوں موجود ہوں اور یہ اس لئے کہ اگرچہ والدین اپنے بچوں کے ساتھ بات چیت کرنے کو پسند کرتے ہیں مگر میاں بیوی کی آپسی بات چیت الفت وانسیت کا مرکز ہے

،دونوں میں سے جب کوئی ایک سفر کر جائے تو دوسرے پر اس کی جدائی سخت گراں گزرتی ہے اس لئے ایسی حالت میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا چاہئے .

[۳] ان میں سے کسی کی بیماری کے وقت ،تو ایسے موقع پر مناسب ہے کہ بکثرت ان کی خدمت کی جائے ، ان کے لئے دعا کی جائے ، انہیں خوش کرنے کے لئے دوڑ بھاگ کی جائے ،ان کی تکلیف پر تکلیف محسوس کی جائی اور بکثرت اسپتال میں آنے کی وجہ سے یا اسپتال میں ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اکتاہٹ نہ ظاہر کی جائے .

[۴] یہ چوتھی حالت سب سے عظیم حالت ہے اور یہ والدین میں سے کسی کے انتقال کر جانے پر ہوتا ہے کہ اس وقت یہ سلوک زندہ رہنے والے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ اس کے دل پر خوشی بکھیری جائے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کو لازم کر لیا جائے ،خاص طور سے اس وقت جب ان کے اوپر غم کے آثار دکھائی دیں اور کوئی بھی ایسی بات کہنے یا کوئی بھی ایسا عمل کرنے میں

جلدی کی جائے جس سے ان کی مصیبت میں کمی واقع ہو سکے.

اطاعت والدین کے فائدے

جماعتِ اولاد! یوں تو کسی بھی نیک عمل کا بدلہ دنیا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے مگر والدین کی اطاعت ایک ایسا عمل ہے جس کا اجر دنیا کے اندر ملتا ہے اور آخرت میں اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے.

جماعتِ اولاد!

میں آپ کی خدمت میں کچھ ایسے نتائج رکھ رہا ہوں جو والدین کی اطاعت کرنے سے پیدا ہوتے ہیں انہیں میں سے ہے ؛

[١] اللہ تعالی کی اطاعت [٢] رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی اطاعت [٣] جس نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا تو اس کے بچے بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کریں گے [٤] زندگی اور روزی کے اندر اضافہ کا سبب ہے [٥] دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے جیسا کہ غار والے تین آدمیوں کا قصہ موجود ہے [٦] زندگی کے معاملات میں توفیق ملتی ہے.

جماعتِ اولاد!

والدین کی اطاعت کی ایک برکت یہ بھی ہی کہ یہ خدمت کرنے والے کو بہت ساری بھلائیاں عطا کرتی ہے، بلکہ اس کے اندر دین ودنیا اور آخرت میں کامیابی ہے اور اس سلسلے میں بہت سارے نصوص وارد ہیں جو اس شخص کی بشارت اور خوشخبریوں پر مشتمل ہیں جو اپنے والدین کی اطاعت کرے.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا [جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی رزق میں کشادگی کردی جائے اور اس کا اثر بر قرار رہے تو صلہ رحمی کرے) [بخاری]

اور صحیح مسلم میں اویس قرنی کے متعلق مروی ہے، وہ سب سے بہتر تابعی تھے اور اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ماں کی اطاعت کرتے تھے.

اور اسی طرح صحیحین میں غار والوں کے قصہ میں مروی ہے اور غور کریں کہ کس طرح والدین کی اطاعت مصیبتوں کو دور کرنے میں ذریعہ ثابت ہوئی.

گزشتہ اور ان کے علاوہ نصوص سے ہم تمام کے سامنے واالدین کی اطاعت

کرنے کے کچھ نتیجے ظاہر ہوتے ہیں ؛انہیں میں سے چند یہ ہیں ؛

[۱] والدین کی اطاعت کرنا اللہ کے نزدیک محبوب ترین اعمال میں سے ہے

[۲] یہ اطاعت کرنے والے شخص کی عمر اور روزی میں برکت کا سبب ہے

[۳] دعا کی قبولیت کا سبب ہے

[۴] مصیبتوں کے ختم ہونے کا سبب ہے

[۵] اطاعت کرنے والے کی اولاد پر اس کا اثر پڑتا ہے، اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ وہی سلوک کرتی ہے جو سلوک اس نے اپنے والدین کے ساتھ کیا ہے.

ان فوائد اور ان کے علاوہ دیگر فوائد کے دلائل وشواہد صحیح اور صریح نصوص میں وارد ہیں .

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو اپنے والدین کی اطاعت کرتے ہیں اور ان کی اولاد ان کی اطاعت کرتی ہے، اے اللہ تو ہمیں حسن اخلاق سے نواز دے حسن اخلاق کی دولت صرف

تو ہی دے سکتا ہے' اور برے اخلاق سے تو ہمیں پھیر دے اور تو ہی برے اخلاق سے پھیرنے والا ہے.

اطاعت والدین اور [سلف صالحین] علمائے کرام

جماعتِ اولاد!

چونکہ والدین کی اطاعت ایک عظیم تقرب ہے جس کی جانب اللہ کے پرہیزگار اور متقی بندے نبیوں اور رسولوں نے سبقت کی ہے، پچھلے صفحات میں اس کے متعلق کچھ باتیں گزر چکی ہیں، جب بات اس طرح ہے تو مناسب ہے کہ ان جید علماء کا تذکرہ کر دیا جائے جنہوں نے اپنے والدین کی اطاعت کی، ہوسکتا ہے کہ یہ تذکرہ عام طور پر نوجوانوں کے حوصلوں کو اور خاص طور پر نیک صفت نوجوانوں کے جذبات کو بڑھانے اور تیز کرنے میں ذریعہ ثابت ہو سکے.

انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کی ماں انہیں بعض مشکل سوالات کے حل کے لئے عمر بن ذر کے حلقہ میں جانے کا حکم دیتی تھیں جب کہ ان کے بیٹے [ابوحنیفہ) اپنے زمانہ کے امام تھے اور مستزاد اس پر امام ابویوسف فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا کہ

وہ اپنی ماں کو ایک گدھے پر سوار کر کے عمر بن ذر کی مجلس میں حاضر کرتے تھے اور اپنی ماں کے حکم کو ٹالنا ناپسند کرتے تھے.

حسن بن زیاد کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ کی ماں نے قسم کھائی اور حانث ہو گئیں تو انہوں نے ابوحنیفہ سے فتوی پوچھا تو انہوں نے فتوی دیا مگر مطمئن نہ ہوئیں اور کہا میں تو صرف زرعہ کے قول سے مطمئن ہو سکتی ہوں تو امام ابوحنیفہ انہیں زرعہ کے پاس لے گئے ،تو زرعہ نے ابوحنیفہ کی ماں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کو فتوی دوں جب کہ آپ کے ساتھ کوفہ کے فقیہ موجود ہیں تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ ایسا اور ایسا فتوی دے دو تو انہوں نے ویسا ہی فتوی دیا اور وہ راضی ہو گئیں .

مزید مثالوں میں محمد بن بشر اسلمی کا یہ قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ کوفہ میں منصور بن معتمر اور ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا نہ تھا اور منصور بن معتمر اپنی ماں کے سر سے جوئیں نکالتے تھے.

حیوہ بن شریح کا شمار بڑے ائمہ میں سے ہوتا ہے، یہ اپنے حلقہ میں لوگوں کو

تعلیم دینے کے لئے بیٹھتے تو ان کی ماں ان سے کہتیں کہ اے حیوہ کھڑے ہو جاؤ اور مرغی کے سامنے دانے [جو) ڈال دو تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور تعلیم دینا چھوڑ دیتے تھے.

محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میرے بھائی نے نماز پڑھتے ہوئے رات گزاری اور میں نے اپنی ماں کے پیروں کو سہلاتے ہوئے رات گزاری پس میری رات ان کے مقابلے میں کیا ہی بہترین رات تھی.

حجر بن ادبر اپنے ہاتھ سے اپنی ماں کا بستر لگاتے تھے اور اپنی پیٹھ رکھ کر اس پر الٹتے پلٹتے تھے تا کہ بستر کی نرمی اور راحت کا انہیں یقین ہو جائے' پھر وہ انہیں اس پر لٹا دیتے تھے.

شام کے محدث حافظ کبیر ابن عساکر سے جب ملک اصفہان میں تاخیر سے پہونچنے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میری ماں نے مجھے اجازت نہیں دی تھی.

مئورخ اسلام امام ذہبی رحمہ اللہ اسکندریہ کے ایک امام کی سوانح میں گویا ہیں

؛میں ان کی ملاقات کے لئے ترستا رہا مگر والد نے مجھے سفر کی اجازت نہ دی

.

ایک بغدادی امام کی سوانح میں لکھتے ہیں میں ان کے پاس سفر کرنے کے لئے ترستا رہا اور والد کے خوف کی وجہ سے ہمت نہیں جٹا پاتا تھا کیونکہ والد مجھے منع کرتے تھے.

ایک مرتبہ کسی امام سے ملنے کے لئے سفر کیا پھر فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے وعدہ کیا ہے اور یہ قسم کھائی ہے کہ چار دن سے زیادہ میں سفر میں نہیں رہوں گا تو میں ان کی نافرمانی کرنے سے ڈرتا ہوں وغیرہ وغیرہ.

پس اے وہ شخص جس نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا اور شفقت واحترام سے ان کی دیکھ بھال کی، اللہ آپ کے شوق کو بڑھائے پھر اس کی طرف پلٹ جائیں اور اس پر برقرار رہیں ،عنقریب تمہارے پروردگار کی طرف سے وہ صلہ ملے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے' تمہاری آنکھ ٹھنڈی ہو جائے گی اور تمہارا سینہ کشادہ ہو جائے گا،اور اے وہ جس نے اپنے والدین کی یا

ان میں سے کسی کی نافرمانی کی ہے اپنے دل میں اللہ کا خوف پیدا کر کیا تجھے معلوم نہیں کہ والدین کی اطاعت ایک قسم کا قرض ہے جس کا پورا کرنا ضرروی ہے؟

تمہارے سینہ میں کونسا دل ہے کہ تم نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو غم وغصہ سے آنسو بہاتا ہوا چھوڑ دیا ہے؟

کیا تم نہیں جانتے کہ تم ایسا کر کے اپنے پرودگار کی نافرمانی کر رہے ہو اور اپنے لئے برائی چن رہے ہو؟ اللہ سے ڈر اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کر، اور اپنی غلطی کا کفارہ دے لے' ان کی اطاعت کرنے میں جلدی کر اور ان دونوں سے معافی مانگ لے، ہوسکتا ہے کہ اللہ ہمارے اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے، اے اللہ تو ہمیں نفس ااور شیطان کی برائی سے محفوظ رکھ.

اے اللہ تو ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جو اچھی طرح سے بات کو سنتے ہیں اور اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں، اے اللہ ہمیں اپنے والدین کی اطاعت

کرنے اور اپنی اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی توفیق دے، اے اللہ تو ہمیں دنیا کے اندر بھلائی اور آخرت کے اندر بھلائی عطا کر.

قبل اس کے کہ میں اپنی کتابچہ ختم کروں آپ سب بیٹوں اور بیٹیوں کے لئے یہ ایک نصیحت ہے جسے میں آپ سب کے لئے دو سچے قصوں کی صورت میں ذکر کررہا ہوں اور جسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اور جن میں حسن سلوک کرنے والے کے بدلہ کے طور پر اس کا فضل اور بدسلوکی کرنے والے کے بدلہ کے طور پر اس کا عدل ظاہر ہورہا ہے اور اللہ تعالی جس کے اوپر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے عدل کے ذریعہ سزا دیتا ہے، اور آپ کا پروردگار کسی کے اوپر ظلم نہیں کرتا.

اطاعت والدین کے متعلق قصہ

ایک حسب ونسب اور مرتبہ والے شخص کے بارے میں ہے جو اہل علم اور مصلحین کے یہاں صلاح اور عبادت سے معروف تھے کہ جب ان کی آخری زندگی میں انہیں مرض لاحق ہوا ان کی اولاد ان کی زندگی میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتی تھی مگر ان میں سے ایک کی خدمت کرنے کا طریقہ جداگانہ تھا یہاں تک کہ وہ ان کے پیروں کو دھلتا تھا جب اس کے والد اسپتال میں بستر مرگ پر لیٹے ہوتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے انہیں وفات دے دی.

میں نے اس خدمت گزار بیٹے - جو اپنے والد کے پیروں کو دھوتا تھا - کی اولاد کو دیکھا کہ بہت سارے خدام اور نوکر ہونے کے باوجود بھی اپنے والد کی خدمت کے لئے دوڑ پڑتے تھے، بلکہ میں نے اس کے ایک بیٹے کو دیکھا کہ وہ ان کو ان کی جوتی پہنا تا اور ان کا غترہ اور عقال [پگڑی] پہننے میں ان کو سہارا دیتا اور اس بیٹے کی یہ خدمت خوش دلی اور کشادہ قلبی گے ساتھ ہوتی

،تو میں نے اس سے کہا کہ اے فلاں خوش ہو جا یہ تمہارا اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بدلہ ہے.

میں نے تمہارا اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کو اپنے کانوں سے سنا اور تیرے بیٹوں کے حسن سلوک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا.

جس پر وہ اللہ کی تعریف بکثرت کرتے تھے اور اس کا شکریہ ادا کرتے تھے.

والدین کی نافرمانی کے متعلق قصہ

ایک رات میں ہیئہ [ہیئۃ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر] کے ایک مرکز میں اہل ہیئہ کی زیارت کرر ہا تھا کہ یکا یک اس محلّہ کے لڑکے مرکز کے رئیس کو یہ اطلاع دینے کے لے آئے کہ ایک عورت راستہ میں پڑی چیخ رہی ہے اور لوگ اس کے اردگرد جمع ہیں، مرکز ہیئہ کا ایک گروہ نکلا اور اس گروہ کے سردار نے مجھ سے اپنی خاص گاڑی میں اپنے ساتھ چلنے کا مطالبہ کیا تو ہم اس متعینہ جگہ پر گئے اور لوگ ایک عورت کے اردگرد اکٹھا تھے، جو اپنے دودھ پیتے بچے کو اپنے سینہ پر لئے ہوئے تھی، گروہ کے سردار نے مجھے اس سے بات کرنے کے لئے کہا، میں نے اس ماجرا کے متعلق پوچھا تو اس نے سامنے کے ایک مکان کی طرف اشارہ کیا جس کے پاس پندرہ سال کا ایک لڑکا بیٹھا تھا تو اس عورت نے کہا کہ یہ میرا مکان ہے اور میرے بیٹے نے مجھے نکال دیا اور میرے اوپر چھری اٹھا لی یہاں تک کہ اس نے نکال باہر کیا..القصہ

اس قصہ سے وجہ استدلال اس طرح ہے کہ اس رات ایک فوجی نے بتلایا جو کہ ہمارے ساتھ تھا کہ وہ اس عورت کی ماں کو جانتا ہے اور اس عورت کی ماں نے اس سے پہلے پولیس اسٹیشن میں یہ شکایت درج کروائی تھی کہ اس نے اپنی ماں کو گھر سے نکال دیا ہے، اور جیسے کو تیسا ہی ملتا ہے.

اولاد کے متعلق والدین کو ایک وصیت

جماعتِ والدین! خدمت تم سب کا حق ہے جسے اللہ تعالی نے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب قرار دے رکھا ہے، تمہارا مقام اونچا ہے اور تمہارا مرتبہ بلند ہے تمہارے حق کا تذکرہ بہت ساری آیتوں اور احادیث میں آیا ہے لیکن بسا اوقات بعض والدین ہی اپنے اس حق کو کھودینے کا ذریعہ ہوتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی وہ اپنے اولاد کے ساتھ نا مناسب حرکتیں کرنے کے سبب گناہ کماتے ہیں

اور اس کی مثال یہ ہے کہ؛

بلا وجہ بعض بچوں کو بعض پر فوقیت دینا، معمولی وجہ سے اولاد کے حق میں بکثرت بددعائیں کرنا اور کبھی کبھی یہ نوبت گالی گلوچ تک پہونچ جاتی ہے، جب بچے اپنی ضرورتوں کا مطالبہ کریں تو غصہ وتنگی کا اظہار کرنا.

بچوں کو بہت ساری ایسی چیزوں سے محروم کردینا جن کا استعمال قریب اور پڑوس کے بچے کرتے ہیں، جب کہ ان کے استعمال میں کوئی شرعی قباحت

بھی نہ ہو.

بچوں کے سامنے گناہوں کا ارتکاب کرنا بلکہ کھلم کھلا انہیں انجام دینا.

گھر سے مسلسل غائب رہنا اور اپنی بیوی بچوں کے مسائل سے غفلت برتنا

گھر کے متعلق خرچ کرنے میں بخالت اور تنگی ظاہر کرنا

بچوں کو ناشائستہ القاب سے ملقب کر کے ان پر بہت زیادہ تنقید کرنا اور ان کی ہنسی و مذاق اڑانا.

جو بھی والدین اس قسم کے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں، میں ان سب کو اپنے سلسلے میں اور اپنی اولاد کے سلسلے میں اللہ کا تقوی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں.

ان سے معاملات پنپتے نہیں ہیں بلکہ تہس نہس ہو کر رہ جاتے ہیں، ان سے اصلاح نہیں ہوا کرتی بلکہ اور بگاڑ ہی پیدا ہوتا ہے، اور معاملہ کا انجام نقصان میں پڑ جاتا ہے پس اے والدین خود اپنے آپ کو حاصل ہونے والے احترام اور حسن سلوک سے محروم کر بیٹھو گے، اور اپنی اس اولاد کے گناہ کا

سبب قرار پاؤ گے جو نافرمانی کے مرتکب ہوں.

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ ان والدین کو توفیق دے اور انہیں ان کے تئیں ان کے بچوں کا حسن سلوک عطا فرما، بے شک اللہ سننے اور قبول فرمانے والا ہے.

فہرست کتاب

نمبر شمار	عناوین	نمبر صفحات
۱	مقدمہ از مفتی عام	۲
۲	مقدمہ از مؤلف	۴
۳	اطاعت والدین / نقوش راہ	۶
۴	نافرمانی کی صورتیں	۳۸
۵	پہلی صورت	۳۸
۶	دوسری صورت	۴۱
۷	تیسری صورت	۴۳
۸	چوتھی صورت	۴۴
۹	پانچویں صورت	۴۵
۱۰	چھٹی صورت	۴۷
۱۱	ساتویں صورت	۴۸

۱۲	نافرمانی سے خوف	۵۰
۱۳	اطاعت والدین کی صورتیں	۵۵
۱۴	چار حالتیں...	۵٦
۱۵	اطاعت والدین کے فائدے	۵۸
۱٦	اطاعت والدین اور علماء	٦۲
۱۷	اطاعت والدین کے متعلق قصہ	٦۸
۱۸	نافرمانی والدین کے متعلق قصہ	۷۰
۱۹	والدین سے ایک خطاب/نصیحت	۷۲